66062 ـ ماہواری سے پاکی کا یقین کیے بغیر ہی نماز ادا کی اور روزہ رکھ لیا

سوال

میں نے رات سحری کے وقت ہی غسل کر لیا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آج ماہواری ختم ہو جائے گی، میں نے سحری کھائی اور نماز بھی ادا کی، فجر سے لیکر غروب آفتاب تك خون نہیں آیا، جب میں نماز کے لیے جانے لگی تو مجھے پتہ چلا کہ ماہواری ختم ہو چکی ہے، تو کیا میرا روزہ اور نماز صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ حیض ختم ہونے کا یقین کرنے سے قبل غسل کرنے اور نماز و روزہ کی ادائیگی میں جلد بازی سے کام نہ لے.

عورت کو علم ہے کہ سفید مادہ نکلنے سے حیض ختم ہو جاتا ہے، اور یہ عورتوں کے ہاں معروف ہے جسے سفید ٹکی اور سفید مادہ کہتے ہیں، اور بعض عورتیں خون خشك ہونے پر پاك ہوتی ہیں.

لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ پاکی کا یقین ہوئے بغیر غسل نہ کرے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

حیض شروع اور ختم ہونے کا باب، اور عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس روئی والی تھیلی بھیجا کرتی تھیں جس پر زردی لگی ہوتی تو عائشہ رضی اللہ تعالی فرماتیں جلد بازی نہ کریں حتی کہ سفید مادہ دیکھ لو، اس سے ان کی مراد حیض سے پاکی ہوتی تھی.

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی کو پتہ چلا کہ عورتیں رات کو چراغ منگوا کر پاکی دیکھتی ہیں، تو انہوں نے کہا: عورتیں ایسا تو نہیں کیا کرتی تھیں، اور ان پر یہ عیب لگایا. انتہی

الدرجة: وہ تھیلی یا کپڑا جس میں عورت یہ دیکھنے کے لیے روئی رکھتی کہ آیا حیض کا اثر باقی ہے یا نہیں.

الکرسف: روئی کو کہتے ہیں.

القصة البيضاء: يعنی روئی سفید اور صاف نكلے اس میں زردی نہ لگی ہوئی ہو.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

" علماء كا اتفاق ہے كہ حیض كی ابتدا كا علم حیض كے امكان كے وقت زور سے خون آنے پر ہوتا ہے، اور حیض ختم ہونے میں ان كا اختلاف ہے، ایك قول ہے كہ: خون ختم اور خشك ہونے سے معلوم ہوتا ہے، یعنی روئی خشك نكلے تو حیض ختم ہو گا.

اور ایك قول یہ ہے كہ: سفید رنگ كا مادہ نكلنے سے، اور مصنف ـ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ ـ بھی اسی قول كی طرف مائل ہیں.

اور اس میں ہے كہ: سفید مادہ حیض ختم ہونے كی علامت ہے اور اس سے طہر كی ابتدا ظاہر ہوتی ہے، اور خشك ہونے كے ساتھ حیض ختم ہونے كے قائلین پر اعتراض كیا گیا ہے كہ بعض اوقات دوران حیض بھی روئی خشك نكل آتی ہے تو یہ حیض ختم ہونے كی دلیل نہیں، سفید مادہ كے خلاف كیونكہ یہ وہ سفید سائل مادہ ہے جو حیض ختم ہونے كے بعد رحم باہر نكالتا ہے.

امام مالك رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں: میں نے عورتوں سے دریافت كیا تو یہ معاملہ ان كے ہاں معروف تھا، جسے وہ طہر كے وقت جانتی ہیں. انتہی

دیكھیں: فتح الباری (1 / 420).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت كیا گیا:

سوال: ؟

جب حائضہ عورت فجر سے قبل پاك ہو جائے اور فجر كے بعد غسل كیا جائے تو كیا حكم ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا:

" جب اسے طلوع فجر سے قبل طہر كا یقین ہو جائے تو اس كا روزہ صحیح ہے، اہم یہ ہے كہ اسے طہر كا یقین ہو، كیونكہ بعض عورتیں طہر كا گمان كرتی ہیں حالانكہ اسے ابھی طہر نہیں ہوتا، اور اسی لیے عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كے پاس روئی لے كر آتی تھیں تا كہ وہ اسے طہر كی علامت دیكھائیں، تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا انہیں فرماتیں: جلد بازی نہ كرو حتی كہ تم سفید مادہ دیكھ لو.

لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ انتظار کرے حتی کہ اسے طہر کا یقین ہو جائے، اور جب وہ پاك ہو جائے تو روزے کی نیت کر لے چاہے ابھی اس نے غسل نہ بھی کیا ہو، اور طلوع فجر کے بعد غسل کر لے، لیکن اسے وقت میں نماز کی ادائیگی کا خیال کرنا چاہیے لہذا وہ غسل جلد کرے تا کہ وقت میں نماز ادا کر سکے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (17) سوال نمبر (53).

اور یہاں سوال کرنے والی نے غسل اسے وقت میں کیا جبکہ اسے حیض ختم ہونے کا یقین نہیں تھا، اور حقیقی طہر کا پتہ تو اسے بعد میں علم ہوا جو کہ اس کے قول کے مطابق غروب آفتاب کے بعد ہے.

تو اس بنا پر سائلہ عورت نے جو کچھ کیا ہے وہ صحیح نہیں، اور اس دن اس کا روزہ صحیح نہیں ہے، اسے اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہو گا.

اللہ تعالی سے ہم اس کے لیے علم نافع اور عمل صالح کی توفیق کی دعا کرتے ہیں.

واللہ اعلم .